بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبادت کا شوق کیسے پیدا ہو؟

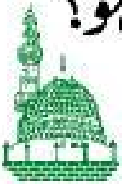

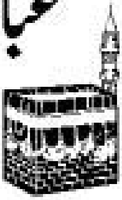

بانی و سرپرست اعلیٰ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

از قلم

مفتی محمد راشد القادری

اسلامک ریسرچ اسکالر [illegible] سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

اسسٹنٹ پروفیسر: اسلامک [illegible]

سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام تمام دینی محافل کی FREE ALERT حاصل کرنے کے لیے
FOLLOW SAYLANIWELFARE لکھ کر 40404 پر (SMS) ایس ایم ایس کریں
اس کے بعد آپ کو حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری صاحب کی تمام دینی محفلوں کی اطلاع ملتی رہے گی

آزاد پبلشرز ۵۶، اردو بازار کراچی

☎ : 32631838,32620178 FAX : (92-21) 32627659

E-mail : azadpublishers@gmail.com website : www.azadpublishers.com

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جاسکتا ہے۔

کتاب ------ عبادت کا شوق کیسے پیدا ہو؟

بانی و سرپرستِ اعلیٰ -- حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف ------ مفتی محمد راشد القادری

کتاب ڈیزائنگ -- سید سمیر حسین

ٹائٹل ڈیزائنگ -- محمد راحیل عطاری

ناشر ------ اسد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی

Website : www.asadpublishers.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام ﴿عبادت کا شوق کیسے پیدا ہو؟﴾ منظرِ عام پر آرہی ہے۔

صاحبِ کتاب (مفتی محمد راشد القادری) نے عبادت کا شوق پیدا کرنے کے لیے روایات وحکایات کو بڑے احسن انداز میں بیان کیا ہے۔ جو قارئین پر عیاں ہے۔

اس قسم کے موضوعات عوام الناس میں عبادت کے ذوق وشوق کو پیدا کرنے کے لیے بڑے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس موضوع کا عنوان ہی قابلِ صد تحسین اور ذوقِ مطالعہ کی تسکین کے لئے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مؤلف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل ہمیں اپنے عقائد، اعمال واحوال کی اصلاح کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے، اور اس کتاب کو ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ (آمین یا رب العٰلمین)

العارض

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	عبادت کی رغبت کا نرالا انداز:	05	20	ہر روزہ دار کے لئے کا انعام سو حوریں:	26
02	جنتی حوروں کو پانے کا آسان عمل:	08	21	ہر ماہ رمضان میں روزہ کی برکات:	27
03	راتوں کی قدر کیجئے!	10	22	نوجوان کی عبادت کا راز:	29
04	پانچ سو سال سے حور کی پرورش:	11	23	خواتین جنت پانے کے لیے کیا کریں؟	30
05	عبادت کرنے والوں کا مقام:	12	24	دنیا کی عورتیں حوروں سے افضل ہوں گی:	31
06	چار ہزار ختمات قرآن کی سعادت:	13	25	حوروں کا اجتماعی گیت:	33
07	والدہ کی تربیت:	14	26	دنیاوی عورتوں کا حوروں کے ترانے کا جواب دینا:	33
08	حور کے ذریعے تہجد کی ترغیب:	15	27	نیک اعمال کے بدلے میں پاک بیویاں:	34
09	تہجد حور کا حق مہر ہے:	16	28	(1) حور سے نکاح:	34
10	بیداری کا صلہ:	17	29	امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے کی شان:	35
11	حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:	18	30	غصہ پینے والوں کا اجر:	36
12	اذان کی آواز پر حور کا سنگھار:	20	31	دنیا کا چھوڑنا آخرت کا حق مہر ہے:	36
13	اذان کی دعا میں حور العین کی دعا کی ترغیب	21	32	مسجد کی صفائی حور عین کا حق مہر ہے:	36
14	اذان کے بعد یہ دعا بھی پڑھ لیں:	21	33	راستے کی تکلیف دہ چیز ہٹانا اور مسجد صاف کرنا:	36
15	نماز کے بعد کیا طلب کرے؟	22	34	کھجوروں اور روٹی کے ٹکڑے کا صدقہ:	37
16	حور کب تک منتظر رہتی ہے::	23	35	معمولی سے صدقات کرنے میں جنت کی حوریں:	37
17	حوریں صبح تک انتظار میں:	24	36	ایک نو مسلم کا انداز تبلیغ:	37
18	نکاح کے لیے حوروں کا پیغام:	24	37	ماخذ و مراجع (bibliography)	40
19	رمضان کی ہر رات میں تین مرتبہ ندا:	25			

عبادت کی رغبت کا نرالا انداز:

امام ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی البغدادی (متوفی ۵۹۷ھ) ایک حکایت نقل فرماتے ہیں:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ ایک روز بصرہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے کہ ایک کنیز کو نہایت جاہ وجلال اور حشم وخدم کے ساتھ جاتے دیکھا آپ نے اسے آواز دے کر پوچھا کہ کیا تیرا مالک تجھے بیچتا ہے؟

اس نے کہا: شیخ کیا کہتے ہو؟ ذرا پھر کہو!

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تیرا مالک تجھے بیچتا ہے یا نہیں؟

اس نے کہا: بالفرض اگر فروخت بھی کرے تو کیا تم جیسا مفلس خرید لے گا۔

آپ نے فرمایا: ہاں! تو کیا چیز ہے میں تجھ سے بھی اچھی خرید سکتا ہوں۔

وہ سن کر ہنس پڑی اور خادموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو ہمارے ساتھ گھر تک لے آؤ، خادم لے آیا وہ اپنے مالک کے پاس گئی اور اسے سارا قصہ بیان کیا وہ سن کر بے اختیار ہنسا کہ ایسے درویش کو ہم بھی دیکھیں یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلایا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے ہی اس کے قلب پر ایسا رعب چھا گیا کہ پوچھنے لگا آپ کیا چاہتے ہیں؟

کہا یہ کنیز میرے ہاتھ بیچ دو۔

اس نے کہا آپ اس کی قیمت دے سکتے ہیں؟

فرمایا: اس کی قیمت ہی کیا ہے؟

میرے نزدیک تو اس کی قیمت کھجور کی دو سڑی ہوئی گٹھلیاں ہیں۔

یہ سن کر سب ہنس پڑے اور پوچھنے لگے کہ یہ قیمت آپ نے کیوں کر تجویز فرمائی؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس میں بہت سے عیب ہیں، عیب دار شے کی قیمت ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔

لونڈی کے مالک نے عیبوں کی تفصیل پوچھی تو آپ نے فرمایا سنو!

جب یہ عطر نہیں لگاتی تو اس میں بدبو آنے لگتی ہے، جو منہ صاف نہ کرے تو منہ گندا ہو جاتا ہے، بو آنے لگتی ہے اور جو کنگھی چوٹی نہ کرے اور تیل نہ ڈالے تو جوئیں پڑ جاتی ہیں اور بال پراگندہ اور غبار آلود ہو جاتے ہیں اور جب اس کی عمر زیادہ ہوگی تو بوڑھی ہو کر کسی کام کی بھی نہ رہے گی، ماہواری اسے آتی ہے، پیشاب ونجاست یہ خارج کرتی ہے، طرح طرح کی نجاستوں سے یہ آلودہ ہے، ہر قسم کی کدورتیں اور رنج وغم اسے پیش آتے رہتے ہیں، یہ تو ظاہری عیب ہیں۔

اب باطنی عیب سنو! خود غرض اتنی ہے کہ تم سے اگر محبت ہے تو غرض کے ساتھ ہے یہ وفا کرنے والی نہیں اور اس کی دوستی سچی دوستی نہیں، تمہارے بعد تمہارے جانشین سے ایسے ہی مل جائے گی جیسا کہ اب تم سے ملی ہوئی ہے، اس لیے اس کا اعتبار نہیں اور میرے پاس اس سے کم قیمت کی ایک کنیز ہے جس کے لیے میری ایک کوڑی بھی صرف نہیں ہوئی اور وہ سب باتوں میں اس سے فائق ہے، کافور، زعفران، مشک اور جوہر نور سے اس کی پیدائش ہے، اگر کسی کھاری پانی میں اس کا آب دہن گرا دیا جائے تو وہ شیریں اور خوش ذائقہ ہو جائے اور جو کسی مردے کو اپنا کلام سنا دے تو وہ بھی بول اٹھے اور جو اس کی ایک کلائی سورج کے سامنے ظاہر ہو جائے تو سورج شرمندہ ہو جائے اور جو تاریکی میں ظاہر ہو تو اجالا ہو جائے اور اگر وہ پوشاک

وزیور سے آراستہ ہو کر دنیا میں آجائے تو تمام جہاں معطر و مزین ہو جائے، مشک اور زعفران کے باغوں اور یاقوت و مرجان کی شاخوں میں اس نے پرورش پائی ہے اور طرح طرح کے آرام میں رہی ہے اور تسنیم کے پانی سے غذا دی گئی ہے۔ اپنے عہد کی پوری ہے دوستی کو نباہنے والی ہے، اب تم بتاؤ کہ ان میں سے کونسی خریدنے کے لائق ہے؟

اس مالک نے کہا کہ جس کی آپ نے مدح وثنا کی ہے، وہی خریدنے اور طلب کرنے کے مستحق ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کی قیمت ہر وقت ہر شخص کے پاس موجود ہے اس میں کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا؛ پوچھا کہ جناب فرمایئے اس کی قیمت کیا ہے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کی قیمت یہ ہے کہ رات میں ایک گھڑی کے لیے تمام کاموں سے فارغ ہو جاؤ اور نہایت اخلاص کے ساتھ دو رکعت پڑھو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ جب تمہارے سامنے کھانا چنا جائے تو اس وقت کسی بھوکے کو خالص اللہ کی رضا کے لیے دے دیا کرو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ راہ میں اگر کوئی نجاست یا اینٹ ڈھیلا (کانٹا) پڑا ہو اُسے اٹھا کر راستہ سے پرے پھینک دیا کرو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ اپنی عمر کو تنگ دستی اور فقر وفاقہ اور بقدر ضرورت سامان پر اکتفا کرنے میں گزار دو اور اس مکار دنیا سے اپنی فکر کو بالکل الگ کر دو اور حرص سے برکنار ہو کر قناعت کی دولت اپنا لو؛ پھر اس کا ثمرہ یہ ہوگا کہ کل تم بالکل چین سے ہو جاؤ گے اور جنت میں جو آرام و راحت کا مخزن ہے، عیش کرو گے۔

اس مالک نے یہ سن کر کہا: اے کنیز! سنتی ہے؟ شیخ کیا فرماتے ہیں؟ سچ ہے یا جھوٹ؟ کنیز نے کہا: سچ کہتے ہیں اور خیر خواہی کی بات ارشاد فرماتے ہیں۔

کہا اگر یہی بات ہے تو میں نے تجھے اللہ کے واسطے آزاد کیا اور فلاں فلاں جائیداد

تجھے دی اور غلاموں سے کہا: کہ تم کو بھی آزاد کیا اور فلاں فلاں زمین تمہارے نام کردی اور یہ گھر اور تمام مال اللہ کی راہ میں صدقہ کیا، پھر دروازہ پر سے ایک بہت موٹے کپڑے کو کھینچ لیا اور تمام پوشاک فاخرہ اتار کر اسے پہن لیا، اس کنیز نے یہ حال دیکھ کر کہا تمہارے بعد میرا کون ہے؟ اس نے بھی اپنا لباس سب پھینک دیا اور ایک موٹا کپڑا پہن لیا اور وہ بھی اس کے ساتھ ہو گئی حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حال دیکھ کر ان کے لیے دعائے خیر فرمائی اور خیر باد کہہ کر رخصت ہوئے اور ادھر یہ دونوں اللہ کی عبادت میں مصروف ہو گئے اور عبادت میں ہی جان دیدی۔ رحمۃ اللہ علیہما۔(1)

معلوم ہوا کبھی تو اللہ والوں کی نگاہِ کرم سے تقدیریں بدل جاتی ہیں اور بندہ راہِ راست پر آجاتا ہے اور اپنی زندگی کے مقصد عبادت پر گامزن ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کوئی نیکی و بھلائی اور اچھی نیت اسے نیکی کی راہ پر گامزن کر دیتی ہے اور کبھی اس کی کوشش اسے راہِ راست پر لے آتی ہے۔ لہٰذا بندے کو ہر وقت نیکی کی راہ پر چلنے اور اپنے خالق و مالک کو راضی کرنے کی فکر کرتے رہنا چاہیے۔

جنتی حوروں کو پانے کا آسان عمل:

اگر ہم غور کریں اور اپنا وقت فضولیات، لغویات، غیبت، بہتان اور دیگر الزامات اور بے جا خرافات اور گناہوں بھری باتوں میں اپنے قیمتی اوقات صَرف کرنے کے بجائے خود کو جنت کا حقدار بنائیں اور تھوڑی سی زبان چلائیں اور ﴿ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيم ﴾ زبان پر لے آئیں تو ان شاء اللہ اس کی برکت سے جنت کی حوروں کو پالیں گے۔ چنانچہ

---

(1) بحر الدموع، ص ۱۳۶ تا ۱۴۰، ملخصاً

امام عبداللہ بن اسعد الیافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفّٰی ۷۶۸ھ) نقل فرماتے ہیں:

ایک صالح بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کی چالیس سال بے ریا عبادت کی، ایک روز ان پر ناز کا مقام غالب ہوا تو اس کے غلبہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا خداوندا! تو نے جو کچھ میرے لیے جنت میں تیار کیا ہے اور جس قدر نعمتیں میرے لیے مہیا فرمائی ہیں ان کی ایک جھلک مجھے دنیا میں دکھا دے۔ ابھی مناجات ختم نہ ہونے پائی تھی کہ محراب شق ہوئی اور ایک ایسی حسین وجمیل حور نکلی کہ اگر وہ دنیا میں آجائے تو تمام دنیا مفتون ومجنون ہوجائے۔

بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا نیک بخت تو کون ہے؟ آدم زات ہے یا پری؟ اس نے عربی کے چند شعر پڑھے جن کا مضمون یہ تھا کہ تو مولا سے جو چاہتا تھا وہ تجھے عطا ہوا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ میں تیری مُونس (جس سے اُنس حاصل کیا جائے) ہوں اور تمام رات تجھ سے باتیں کروں، بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تو کس کے لیے ہے؟

کہا: آپ کے لیے، کہا: تجھ جیسے مجھے کتنی ملیں گی؟ کہا: ایک سو اور ہر ایک حور کی ایک سو خادمہ اور ہر خادمہ کی ایک سو باندیاں اور ہر باندی پر ایک سو انتظام کرنے والیاں، بزرگ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور خوشی میں آکر پوچھا: کیا کسی کو مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟

حور نے کہا: یہ تو کچھ نہیں، اتنا تو ہر اس عام جنتی کو ملے گا جو صبح وشام ﴿ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْم ﴾ پڑھ لیتا ہے۔(۱)

سبحان اللہ! کیا شان ہے رب تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی اور اس کی یاد میں دن رات اپنی زندگی بسر کرنے والوں کی۔

---

(۱) روض الریاحین، از امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ، ص ۵۵

راتوں کی قدر کیجئے!

دن رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ عظیم نعمتیں ہیں، ان کی قدر کیجئے، کچھ نہ کچھ رات کو نفلی عبادت کا معمول بنائیں، کیونکہ جو رات عبادت سے خالی ہو گی، غفلت میں ضائع ہو جائے گی وہ کل قیامت کے دن بہت قبیح و مکروہ صورت میں ہمارے حصّے میں آئے گی

شیخ ابو بکر ضریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک خوبصورت غلام تھا دن کو روزہ رکھتا تھا رات بھر نماز پڑھتا تھا وہ ایک دن میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ آج میں سو گیا تھا کہ معمولی اوراد بھی ترک ہو گئے، خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ گویا سامنے سے محراب پھٹ گئی اور اس سے چند حسین لڑکیاں نکلی ہیں ان میں سے ایک لڑکی نہایت بدصورت تھی میں نے عمر بھر ایسی کبھی نہ دیکھی تھی، میں نے پوچھا کہ تم سب کس کے لیے ہو اور یہ بدصورت کس کے لیے ہے؟ انہوں نے کہا ہم سب تیری گذشتہ راتیں ہیں اور بری صورت والی تیری یہ رات ہے جس میں تو سو رہا ہے؛ اگر تو اسی رات میں مر گیا تو یہی تیرے حصے میں آئیگی۔ یہ خواب بیان کرکے اس جوان نے ایک چیخ ماری اور جاں بحق تسلیم ہو گیا۔(۱)

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جنّتی نعمتیں اتنی ہی حسین ہوں گی جتنا انہوں نے اپنی عبادت کو حسین انداز سے ادا کیا ہوگا۔

لہٰذا عشاء کی نماز کے بعد جلد سونے کی عادت بنائیں اور رات کی تاریکی میں اٹھ کر اپنے ربّ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوں، اور کم از کم دو رکعت تہجد ادا فرمائیں، کچھ نہ کچھ تلاوت، ذکر و اذکار، درود شریف، اوراد و وظائف اور دعا و مناجات کا اہتمام کریں۔

---

(۱) روض الریاحین، از امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ

پانچ سو سال سے حور کی پرورش:

امام عبداللہ بن اسعد الیافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۷۶۸ھ) نقل فرماتے ہیں:

شیخ ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات سو گیا تھا اور معمول کے وظائف بھی رہ گئے تھے خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت حسین حور ہے جو کہہ رہی ہے کہ ابوسلیمان تم تو مزے سے پڑے سو رہے ہو اور میں تمہارے لیے پانچ سو برس سے پرورش کی جارہی ہوں۔(۱)

اسی واقعہ کو ابوالفدا اسماعیل بن عمر ابن کثیر الدمشقی الشافعی (متوفی ۷۷۴ھ) نے مختلف انداز میں بیان کیا ہے:

شیخ ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے نماز پڑھی پھر بیٹھ کر دعا کی، سردی بہت شدید تھی تو میں نے ایک ہاتھ اٹھا کر دعا کی میری آنکھ لگ گئی اور مجھے نیند آ گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک حور جس کی مثل میں نے کبھی نہ دیکھی وہ کہہ رہی ہے اے ابا سلیمان! تم ایک ہاتھ سے دعا کر رہے ہو اور میں تمہارے لیے جنت نعیم میں پانچ سو سال سے پرورش کی جارہی ہوں۔(۲)

یعنی گریہ وزاری کیے بغیر، عبادت و ریاضت کی تکالیف برداشت کئے بغیر جنت اور اعلیٰ درجات نہیں ملتے۔

اے غفلت میں زندگی گزارنے والو! آؤ ہم اپنے گناہوں پر رولیں، آؤ اپنی محرومی

---

(۱) روض الریاحین، از امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، تحت الآیۃ، ۲۷ سورۃ الواقعۃ، ج ۷ / ص ۵۲۵

کے بارے میں گریہ وزاری کرلیں، شاید قربت کا زمانہ لوٹ آئے۔

اپنی جوانی سے بڑھاپے تک عبادت وریاضت میں پیچھے رہ جانے والو! قافلہ کوچ کر چکا ہے، اے پیچھے رہ جانے پر پریشان ہونے والو! اے محرومی کے جنگل میں حیران وپریشان پھرنے والو! تمہارے دن تلاشِ معاش اور رات خوابِ غفلت میں گزرتی ہیں، اس خسارے کا حقیقی احساس تمہیں اس وقت ہوگا جب تمہاری جوانی کچھ نفع دیئے بغیر تم سے منہ پھیر لے گی اور بڑھاپا سوائے نقصان کے کچھ نہ دے سکے گا، ابھی وقت ہے توبہ کے ساحل پر ہی ٹھہر جاؤ کیونکہ گناہوں کے سمندر بڑے طوفانی ہیں، ان میں بظاہر بہت طغیانی ہے، مگر حقیقتِ حال یہ ہے کہ یہ سب دھوکا اور فانی ہے۔ اصل عبادت جوانی ہے۔

عبادت کرنے والوں کا مقام:

حضرت شیخ یحییٰ بن عیسیٰ بن ضرار السعدی رحمۃ اللہ علیہ جنت کے شوق میں برابر ساٹھ سال تک روتے رہے تھے، ایک شب انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا نہر کا ایک کنارہ مشک خالص سے بہہ رہا ہے اس کے دونوں کناروں پر لولو کے درخت ہیں جو سونے کی شاخوں کے ساتھ لہلہا رہے ہیں، اتنے میں چند لڑکیاں حسن وجمال میں یکتا بن ٹھن کر آئیں اور پکار پکار کر یہ الفاظ گنگنانے لگیں:

سُبْحَانَهُ الْمُسَبَّحُ بِكُلِّ لِسَانٍ
سُبْحَانَهُ الْمَوْجُوْدُ بِكُلِّ مَكَانٍ
سُبْحَانَهُ الدَّائِمُ فِيْ كُلِّ الْأَزْمَانِ
سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ

یعنی پاک ہے وہ ذات جس کی ہر زبان پاکی بیان کرتی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو ہر جگہ موجود ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو ہر زمانہ میں ہمیشہ رہنے والی ہے۔ پاک ہے وہ، پاک ہے وہ، پاک ہے وہ، پاک ہے وہ۔

میں نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم اللہ سبحانہٗ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں، میں نے پوچھا تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ تو انہوں نے یہ جواب دیا۔

ذَرَأَنَا اِلٰهُ النَّاسِ رَبُّ مُحَمَّدٍ لِقَوْمٍ عَلَى الْاَقْدَامِ بِاللَّيْلِ قُوَّمُ
يُنَاجُوْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ لِحَقِّهِمْ وَتَسْرِيْ هُمُوْمُ الْقَوْمِ وَالنَّاسُ نُوَّمُ

(۱) ہمیں لوگوں کے معبود اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پروردگار نے اس قوم کے لیے پیدا کیا ہے جو رات کو (اپنے ربّ کی بارگاہ میں) کھڑے رہتے ہیں۔

(۲) اپنے رب العالمین سے اپنے حق کے حصول کے لیے مناجات کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ کے ذوق وشوق میں ان کی یہ حالت ہے کہ) شب کو ان کے افکار و اذکار برابر چلتے رہتے ہیں جب کہ دیگر لوگ پڑے سو رہے ہوتے ہیں۔

میں نے کہا بس بس! یہ کون لوگ ہوں گے؟ جن کی اللہ تعالیٰ آنکھیں ٹھنڈی فرمائے گا؟ انہوں نے پوچھا: کیا آپ نہیں جانتے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان کو نہیں جانتا انہوں نے کہا: وہ لوگ ہیں جو راتوں کو تہجد پڑھتے ہیں اور سوتے نہیں۔(۱)

چار ہزار ختمات قرآن کی سعادت:

حضرت محمد بن نعمان مقری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جلاء المقری رحمۃ اللہ علیہ

---

(۱) التذکرۃ باحوال الموتی والامور الآخرۃ للقرطبی، ج ۱/ ۶۹۱

کی خدمت میں مکہ میں مسجد حرام میں حاضر تھا کہ ہمارے پاس سے ایک طویل قد کاٹھ کا ضعیف حبشہ کا بوڑھا شخص گذرا پرانے کپڑے پہن رکھے تھے، حضرت جلاء المقری اس کے پاس تشریف لے گئے اور کچھ دیر اس کے پاس رہے پھر ہمارے پاس لوٹ آئے اور فرمایا کیا تم اس شیخ کو جانتے ہو؟

ہم نے عرض کیا نہیں، فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ سے قرآن پاک کے چار ہزار ختمات کے عوض میں ایک حورعین خریدی ہے، جب اس نے چار ہزار ختمات پورے کر لیے تھے تو اس نے اس حور کو زیور اور ملبوسات سمیت خواب میں دیکھا اور پوچھا تم کس کے لیے ہو؟

اس حور نے کہا: میں وہی حور ہوں جس کو آپ نے اللہ تعالیٰ سے چار ہزار ختمات قرآن کے بدلہ میں خریدا ہے یہ تو اس کی قیمت ہوگئی آپ نے مجھے تحفہ کیا دیا ہے؟

اس شیخ نے کہا کہ ایک ہزار ختمات قرآن کا، حضرت جلاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چنانچہ اب یہ اس کے تحفہ میں لگا ہوا ہے (یعنی اس کے لیے ایک ہزار ختمات قرآن پورے کر رہا ہے)۔(۱)

والدہ کی تربیت:

عبادت کے ذوق وشوق میں والدین کا بھی بہت بڑا کردار ہوتا ہے، جب والدین بچپن ہی سے اپنے بچوں کو اپنے ساتھ عبادت، تلاوت، دینی محافل واجتماعات میں شرکت کا عادی بناتے ہیں تو وہ بچے تاعمر ان چیزوں کو اپنے دل ودماغ کے گلدستے میں سجا کر رکھتے ہیں اور زندگی بھر ان پھولوں کی خوشبو ولطافت سے اپنی زندگی کو معمور ومزین رکھتے ہیں۔

---

(۱) التذکرۃ باحوال الموتی والامور الآخرۃ للقرطبی، ج ۱ / ۹۸۹

حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مصر میں ایک آدمی رہتا تھا نام اس کا سعید تھا اس کی والدہ عبادت گذار خواتین میں سے تھیں جب یہ شخص رات کو نوافل کے لیے کھڑا ہوتا تھا تو اس کی والدہ اس کے پیچھے کھڑی ہوا کرتی تھیں جب اس آدمی پر نیند کا غلبہ ہوتا تھا اور نیند کے غلبہ سے اونگھنے لگتا تھا تو اس کی والدہ اس کو آواز دیکر کہتی تھیں: اے سعید! وہ شخص نہیں سوتا جو دوزخ سے ڈرتا ہے اور حسین وجمیل حوروں کو نکاح کا پیغام دے رکھا ہو۔ چنانچہ وہ اس سے مرعوب ہو کر سیدھا ہو جاتا تھا۔(۱)

جب تک مائیں عبادت وریاضت کا شوق اور تلاوتِ قرآن کا ذوق رکھنے والی ہوتی تھیں ان کی گود میں پلنے والی اولاد بھی علم وعمل کا پیکر اور خوفِ خدا عزوجل کا مظہر ہوا کرتی تھی۔ جب ماؤں نے نمازیں ترک کرنا اپنا معمول، فیشن کو اپنا شعار اور بے پردگی کو اپنا وقار بنالیا تو اولادیں بھی اسی ڈگر پر چل نکلیں اور فحاشی وعریانی اور بے راہ روی کا سیلاب شرم وحیا کو بہا کر لے گیا۔ ہمیں صرف اپنے اعمال واحوال کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

حور کے ذریعہ تہجد کی ترغیب:

شیخ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری پنڈلی میں درد ہو گیا تھا اس کی وجہ سے نماز میں بڑی تکلیف ہوتی تھی ایک رات جو نماز کے لیے اٹھا تو اس میں سخت درد ہوا اور بمشکل نماز پوری کر کے چادر سرہانے رکھ کر سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسینہ جمیلہ لڑکی جو سراپا حسن وجمال کی پتلی تھی چند خوبصورت بنی ٹھنی دوشیزاؤں کے ہمراہ ناز وانداز کے ساتھ میرے پاس آ کر بیٹھ گئی دوسری لڑکیاں جو اسی کے ہمراہ تھیں اس کے پیچھے بیٹھ

---

(۱) التذکرۃ باحوال الموتی والامور الآخرۃ للقرطبی، ج ۱ / ۹۸۹

گئیں ان میں سے ایک نے اس نے کہا:

اس شخص کو اٹھاؤ مگر دیکھو بیدار نہ ہونے پائے وہ سب کی سب میری طرف متوجہ ہوئیں اور سب نے مل کر اٹھایا میں یہ سب کیفیت خواب میں دیکھ رہا تھا۔

پھر اس نے اپنی خاص کنیزوں سے کہا کہ اس کے لیے نرم نرم بچھونے بچھاؤ اور نرم و گداز تکیے رکھ دو انہوں نے فوراً سات بچھونے اوپر نیچے بچھائے کہ میں نے عمر بھر کبھی ایسے بچھونے نہ دیکھے تھے۔ پھر اس پر نہایت خوبصورت سبز رنگ کے تکیے نصب کیے پھر حکم کیا کہ اسے فرش پر لٹا دو، دیکھو یہ جاگنے نہ پائے، مجھے انہوں نے اس بچھونے پر لٹا دیا اور میں انہیں دیکھتا تھا اور سب باتیں سنتا تھا پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے چاروں طرف پھول پھلواری رکھ دو انہوں نے سنتے ہی طرح طرح کے پھول رکھ دیئے پھر وہ میرے پاس آئی اور اپنا ہاتھ میرے اسی درد کی جگہ رکھا اور ہاتھ سے سہلایا پھر کہا:

"اٹھو کھڑے ہو کر نماز پڑھو حق تعالیٰ نے تمہیں شفاء دی"

اس کا یہ کہنا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنے آپ کو بھلا چنگا پایا۔ گویا کبھی بیمار ہی نہ تھا، وہ دن اور آج کا دن پھر کبھی بیمار نہ ہوا اور میرے دل میں اب تک اس کے اس جملے کی کہ "اٹھو کھڑے ہو کر نماز پڑھو حق تعالیٰ نے تمہیں شفاء دی" لذت و حلاوت موجود ہے۔ (۱)

تہجد حور کا حق مہر ہے:

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میرے والد گرامی رات کی تاریکی میں کھڑے ہو کے عبادت کرنے والے حضرات میں سے تھے، یہ فرماتے ہیں میں نے ایک رات

---

(۱) حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، عبد العزیز بن سلیمان، ج ۶ / ص ۱۶۲

خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دنیا کی عورتوں سے میل ومشابہت نہیں کھاتی تھی، میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا میں حور ہوں اللہ تعالیٰ کی باندی ہوں، میں نے کہا تم اپنا نکاح مجھ سے کردو؟

اس نے کہا: آپ میرے نکاح کا پیغام میرے پروردگار کے حضور پیش کریں اور میرا حق مہر ادا کریں، میں نے پوچھا تمہارا حق مہر کیا ہے؟ تو اس نے کہا: طویل تہجد پڑھنا۔

اسی واقعہ کے لیے لوگوں نے عربی میں اشعار کہے ہیں۔ جس کا ترجمہ یہ ہے

اے حوران جنت کو اس کی باپردہ جگہ میں نکاح کا پیغام دینے والے۔۔۔ اور اس کو اس کے عالی مقام کے باوجود اس کی طلب کرنے والے۔۔۔ کوشش کرکے کھڑا ہوجا سست مت ہو اور اپنے کو صبر کا جہاد سکھا۔۔۔ اور دنیاوی حسن سے کنارہ کش رہ بلکہ ان کو چھوڑ دے۔۔۔ اور حوران جنت کی فکر میں تنہائی میں رہنے کی قسم کھالے۔۔۔ جب رات اپنا چہرہ دکھائے تو تُو عبادت کے لیے کھڑا ہوجا۔۔۔ اور دن کو روزہ رکھ یہ اس حور کا حق مہر ہے۔۔۔ جب تیری آنکھیں اس کو اپنے سامنے دیکھیں گی۔۔۔ اور اس کا ہار اس کے سینے پر چمک رہا ہوگا۔۔۔ تو تیرے نفس کو دنیا کا حسن وجمال بے قیمت نظر آئے گا۔(۱)

بیداری کا صلہ:

حضرت معمر القاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات مجھ پر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ میں اپنا وظیفہ پورا کئے بغیر سوگیا تو خواب میں ایک دوشیزہ کو دیکھا گویا کہ اس کا چہرہ ماہ تمام ہے اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے اس نے کہا: اے شیخ! آپ اس کو پڑھ سکتے ہیں؟

---

(۱) التذکرۃ باحوال الموتی والامور الاخرۃ للقرطبی، ج ۱ / ۹۹۰

میں نے کہا: کیوں نہیں؟ اس نے کہا تو آپ اس کو پڑھیں، میں نے اس کو کھولا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا:۔

(۱) تمہیں لذتوں اور خواہشات نے بے پروا کر دیا ہے، جنت الفردوس سے اور جھکے جھکے سایوں سے۔

(۲) اور نیند کی لذت نے جنتیوں کے بالا خانوں میں حسین ترین حوروں کے ساتھ پر عیش زندگی گزارنے سے۔

(۳) اٹھو بیدار ہو جاؤ اپنی نیند سے کیونکہ نیند کرنے کے بجائے قرآن پاک کے ساتھ تہجد پڑھنا بہتر اور خوب ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں جب بھی اس کو یاد کرتا ہوں میری نیند اڑ جاتی ہے۔(۱)

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے چند وظائف ایسے تھے جن کو میں ہر رات پورا کر کے سو جاتا تھا، ایک رات میں ویسے ہی سو گیا تو میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسن و جمال کی ملکہ ہے اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ ہے اس نے کہا: کیا آپ اس کو اچھی طرح سے پڑھ سکتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! تو اس نے وہ رقعہ مجھے دیدیا اس رقعہ میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔

أَلْهَتْكَ النَّوْمُ عَنْ طَلَبِ الْأَمَانِيْ   وَعَنْ تِلْكَ الْأَوَانِسِ فِي الْجِنَانِ

---

(۱) التذکرۃ باحوال الموتی والامور الآخرۃ للقرطبی، ج ۱ / ۹۹۰

تَعِيشُ مُخَلَّدًا لَا مَوْتَ فِيهَا وَتَلْهُوْ فِي الْخِيَامِ مَعَ الْحِسَانِ

تَنَبَّهْ مِنْ مَنَامِكَ إِنَّ خَيْرًا مِنَ النَّوْمِ التَّهَجُّدُ بِالْقُرْآنِ

(۱) تم کو نیند نے اپنی (جنّت کی) خواہشات کی طلب سے بے فکر کر رکھا ہے اور جنتوں میں محبت کرنے والی دوشیزاؤں سے بھی۔

(۲) تم (جنّت میں) ہمیشہ زندہ رہو گے اس میں موت کبھی نہ آئے گی، تم خیموں میں حسین وجمیل ازواج سے لطف اندوز ہوتے رہو گے۔

(۳) بیدار ہو جاؤ اپنی نیند سے! کیونکہ نیند سے بہتر قرآن پاک کی قراءت کے ساتھ تہجد ادا کرنا ہے۔(۱)

یاد رکھیں! بندے کی نیت اور کوشش پر اس کو اس عمل کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو رب تعالیٰ قیام اللیل کی توفیق عطا فرماتا ہے، پھر بندہ اس کی اطاعت وعبادت میں خوب کوشش کرتا ہے اور اللہ عزوجل سے سرگوشیوں میں لذت حاصل کرتا ہے۔

اپنے مالک ومولیٰ عزوجل کے مشاہدے سے کیف وسرور میں راتیں گزارتا ہے۔

رب تعالیٰ اسے محبت کے پیالوں سے قرب کے جام بھر بھر کر پلاتا ہے تو عاشق صادق کا دل غلبۂ شوق سے بے چین ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس کی ملاقات اور دیدِ حق کا مشتاق ہو جاتا ہے۔

اگر ہم قرآن وسنّت کا بغور جائزہ لیں اور معمولاتِ شرعیہ پر غور کریں تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہمیں ہر جگہ، ہر میدان میں، عبادت کے ذوق وشوق کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ چنانچہ

(۱) التذکرة باحوال الموتی والامور الاخرة للقرطبی، ج ۱ / ۹۹۰

اذان کی آواز پر حور کا سنگھار:

حضرت یزید بن ابی مریم سلولی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلَّمَا نَادَى الْمُنَادِي فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ وَتَزَيَّنَ الْحُورُ الْعِينُ

جب مؤذن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا کو قبول کیا جاتا ہے اور حور بناؤ سنگھار کرتی ہے۔(۱)

مطلب یہ ہے کہ اذان چونکہ نماز کے لیے دی جاتی ہے اور لوگ اس کو سن کر نماز ادا کرنے آتے ہیں اس لیے ان کے اعمال کے آسمان پر چڑھنے کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور چونکہ اذان کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے اس لیے دعا مانگنے والے کی دعا بھی اس وقت قبول ہوتی ہے اور کسی بھی نیک عمل کی قبولیت پر ان حوروں کو جو ابھی کسی مسلمان کے لیے مخصوص نہیں ہوئی ہوتیں زیب و زینت کرتی ہیں کہ شاید اس وقت اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کسی نیک بندے کے ساتھ اس نیک عمل کو قبول کرنے کی وجہ سے منسوب کردیں اور جو حوریں پہلے سے مسلمانوں کے لیے مخصوص ہو چکی ہیں وہ اپنے خاوند کے نیک اعمال کرنے کی خوشی میں یا نیک عمل کرنے کی وجہ سے درجہ میں ترقی ہونے سے بطور خوشی کے یا اپنے جنتی شوہر کو مزید نیک اعمال کی ترغیب دلانے کے لیے اذان کے وقت ہار سنگھار کرتی ہیں۔ اس لیے بعض روایات میں ہے کہ اذان کی دعا میں جنتی حوروں کو بھی شامل کرنا چاہیے۔

---

(۱) البدور السافرة في أحوال الآخرة، ٢٠٥٦، بحواله سنن سعيد بن منصور